|  |  |
| --- | --- |
|  |  |



Al-Abṣār(Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)

**ISSN:** 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)

**Published by**: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.

Volume 01, Issue 01, January-June 2022, PP: 69-86

DOI: <https://doi.org/10.52461/al-abr.v1i01.1510>

**Open Access at**: <https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about>

**یتیم پوتے کی وراثت کاشرعی اورپاکستانی قانو ن کی روشنی میں تحقیقی جائزہ**

***A Research Review of Orphan Grandson's Inheritance in the Light of Sharia and Pakistani Law***

***Nabeel Ahmad***

*M.Phil. Scholar, Dept of Shariah, AIOU, Islamabad*

|  |  |
| --- | --- |
|  | **Abstract** |
|  | *Issues of inheritance have been thoroughly maintained in the Holy Quran and Sunnah. As per these injunctions, the principle of AL’Aqrab fal’aqrab “the closest in kin” is to be observed. According to these principles, grandchildren, even though orphaned, have no right to inherit grandfather in the presence of direct children. On the other hand, section 4 of Muslim Family Laws, 1961 grants a share to orphaned grandchildren from the inheritance of his grandfather. Whereas, as per the constitution, no law can be enacted which is repugnant to the injunctions of the Holy Quran and Sunnah, now, whether the above mentioned section is in conformity with the injunctions of the Holy Quran and Sunnah or not is to be treated properly. If not, so from which perspective, it is repugnant to the Islamic Injunctions? These questions have been analysed critically in this paper and finally it has been concluded that section 4 of Muslim Family Laws Ordinance, 1961 contrasts with the injunctions as laid down in the Holy Quran and Sunnah.*  **Keywords**  *Inheritance, Grandson, Jurisprudence, Qur’an, Muslim Family Law, Pakistan.* |

# موضوع کاتعارف

میت کےاموال اورحقوق میں سے وہ شے جس کامرنے کےبعد شرعی وارث مستحق بنے، میراث کہلاتی ہے۔میراث کا تصور ہر مذہب میں پایا جاتا ہے ، البتہ تقسیم کے لحاظ سے میراث کا تناسب مختلف ہے۔ یہ بعض لوگوں کو ملتی ہے اور بعض کو نہیں ۔ قبل از اسلام اہل عرب مختلف قبیلوں اورطبقوں میں بٹے ہوئے تھے،ان میں باہم چپقلش اورکشمکش رہتی تھی اوریہ ایک دوسرے سےہمیشہ برسرپیکاررہتے تھے،اس لیے وہ تمام معاملات کواسی کےپس منظر میں دیکھنےکی کوشش کرتے تھے۔چنانچہ وراثت میں ان کےہاں چھوٹے بچوں اورعورتوں کاکوئی حصہ نہ تھا، کیوں کہ یہ جنگی صلاحیتوں سے محروم ہوتے،اپنے قبیلے کادفاع نہیں کرسکتے تھےاور دشمنوں سےمال غنیمت بھی حاصل نہیں کرسکتے تھے۔

اسلام کاقانون وارثت اللہ تعالیٰ کانازل کردہ ہے۔ اللہ رب العزت نے اس پہلو میں تقسیم حصص کوانسانوں کی صوابدید پر نہیں چھوڑابلکہ اسکےلیے خود نصوص قطعیہ سے حصص مقرر فرمادیئے،جیسا کہ ارشادباری تعالیٰ ہےکہ"فریضۃ من اللہ"[[1]](#endnote-1) "یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سےمقررہ کردہ ہے۔"

اسلامی قانون وراثت میں متفق علیہ اسباب وراثت قرابت ، زوجیت اور ولاء تین ہیں، جیساکہ وھبۃ الزحیلی لکھتے ہیں کہ

"أما أسباب الإرث المتفق عليها فهي ثلاثة: وهي القرابة، والزوجية، والوَلاء "[[2]](#endnote-2)

"بہرحال وراثت کے متفق علیہ اسباب تین ہیں ، جوکہ قرابت،زوجیت اور ولا ء ہیں۔"

**قرابت:**قرابت کوحنفی فقہاء نے "رحم" کانام دیاہے۔اس سےمراد ہروہ رشتہ ہےجس کاسبب ولادت ہو ۔اسمیں میت کی فروع اور اصول اسکے اصول کے فروع شامل ہیں۔

**زوجیت:** زوجیت سے عقد صحیح یعنی کہ نکاح صحیح مراد ہے۔ رخصتی ہوئی ہویانہ ہوئی ہو لفظ زوجیت شوہراوربیوی دونوں کوشامل ہے۔اگرزوجین میں سے کوئی بھی رخصتی سے قبل فوت ہوجائے تودوسرا اسکاوارث بنے گا،کیونکہ میاں بیوی کی وراثت کےمتعلق آیت عام ہے۔اسمیں رخصتی یاعدم رخصتی کی کوئی قید نہیں ہے،جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتےہیں کہ

" ولکم نصف ماترک ازواجکم"[[3]](#endnote-3) "اور جوتمہاری بیویاں چھوڑ کرجائیں اس کا آدھا تمہاراہے۔"

**ولاء:**ولاء دراصل ایک حکمی رشتہ ہےجوغلام یاباندی کوآزادی ملنے کی صورت سے متعلق ہوتاہے۔

**میراث کےمستحقین**

میت کے ترکہ کے مستحقین منددرجہ ذیل آٹھ ہیں:

(1)اصحاب الفرو ض(2)عصبات نسبیہ(3)عصبات سببیہ(4)ذوی الارحام(5)مولی الموالاۃ(6)مقرلہ بالنسب علی الغیر(7)موصیٰ لہ بمازاد علی الثلث(8)بیت المال[[4]](#endnote-4)۔

**اصحاب الفروض :**یہ ایسے ورثاءہیں جنکے حصے کتاب اللہ یاسنت رسولﷺیااجماع میں مقررہوں۔اصحاب الفروض کل بارہ لوگ میں 4مرد ہیں ان میں تین باپ ،دادا،اوراخیافی بھائی،ذوی الفروض نسبی کہلاتے ہیں جبکہ شوہرکوذوی الفروض سببی کہتے ہیں۔جبکہ آٹھ عورتیں ہیں جن میں زوجہ ذوی الفروض سببی ہے۔زوجہ کےعلاوہ 7عورتیں بیٹی ،پوتی ،حقیقی بہن ،اخیافی بہن ،علاتی بہن،ماں اوردادی ہیں۔

**عصبات نسبیہ:**یہ باپ کی جانب سے وہ مرد رشتہ دار ہیں جواصحاب الفروض کی موجودگی میں ان سے بچ جانے والاترکہ اوراصحاب الفروض کی عدم مودگی میں سارےترکے کے وارث بن جاتے ہیں ،جیسا کہ بیٹا،باپ، حقیقی بھائی،علاتی بھائی اورحقیقی چچا وغیرہ۔

**عصبات سببیہ:**اس سے مراد وہ شخص ہے جس کےاورمیت کےدرمیان غلامی والاتعلق ہو۔اصحاب الفروض سے بچا ہواترکہ یااصحاب الفروض کی عدم موجودگی میں سارے ترکے کاوارث ہوتاہے۔

**ذوی الارحام:**یہ میت کے وہ رشتہ دارہیں جونہ توذوی الفروض ہیں اور نہ ہی عصبہ۔عورتوں میں جیسے پھوپھی ،خالہ ،بھتیجی وغیرہ یامیت کےوہ رشتہ دار جنکی نسبت الی المیت میں عورت کاواسطہ ہو۔جیسے نانا،بہن کی اولاد،ماموں وغیرہ۔

**مولی الموالاۃ:** ایک مجہول النسب شخص کسی دوسرے سےیہ معاہدہ کرے کہ اگر اس نے کوئی جنایت کی وہ اس (مجہول النسب)کی جانب سےدیت اداکرے گااوراگر وہ وفات پاجائے توشخص آخرجومعاہدے کوقبول کرے، اسکا وارث بن جائےگا۔

اس میں دونوں بھی مجہول النسب ہوسکتے ہیں ۔لیکن یہ صرف حنفیہ کےنزدیک ہے۔جبکہ جمہورالفقہاء کےنزدیک یہ اسباب میراث میں سےنہیں۔

**مقرلہ بالنسب علی الغیر:**مقرلہ بالنسب علی الغیر ایسے شخص کوکہاجاتاہے جومجہول النسب ہواوروہ اس بات کااقرارکرے کہ فلاں شخص اسکابھائی ،چچایاپوتاہے اوراسکانسب دوسرے شخص سے اس اقرار کےعلاوہ کسی دلیل سے ثابت نہ ہو۔

**الموصیٰ لہ بمازادعلی الثلث:**اگرمذکورہ ورثاء میں سے کوئی نہ ہواورمیت نے کسی شخص کے لیے ثلث سے زائد کی وصیت کی ہوتو ایساشخص حنفیہ کےنزدیک سارے مال کا وارث بن جائے گا۔

**بیت المال:** اگرمذکورہ ورثاء میں سے کوئی بھی نہ ہو تومیت کے ترکے کوبیت المال میں جمع کردیاجائے گااوراسکے مال کومصالح عامہ اورمحتاجوں پرخرچ کیاجائےگا۔[[5]](#endnote-5)

# اسلامی نظام میراث کی خصوصیات:

اسلامی نظام وراثت میں مندرجہ ذیل چندخصوصیات ایسی ہیں ، جودیگر مذاہب اور اقوام کے نظام میں نظر نہیں آتیں:

* اسلام نےورثاکی ایک بڑی تعداد کوترکہ میں حصہ دار بناکر ایک جگہ جمع ہوجانے والی دولت کوپھیلایاہے۔اس سے کثیر سرمایہ ایک جگہ جمع ہونے کی بجائے مختلف چھوٹی چھوٹی ملکتیوں میں تقسیم ہوجاتاہے ،تودوسری طرف خاندان معاشی طور پرمضبوط ہوتاہےاور ان میں حسد و کینہ اوررقابت کے جذبات بھی پیدانہیں ہوتے۔
* اسلام کے نقطہ نظرسے ترکہ کی تقسیم ناگزیرہے۔کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے ترکہ میں سے حصہ پانے والےکسی وارث کواس سے محروم یا عاق نہیں کرسکتا۔وارث کوہرصورت میں وراثت سے حصہ مل کررہےگا۔بشرطیکہ اس میں حصہ پانےکی شرائط پائی جائیں، البتہ وارث کسی ایک یا تمام ورثاکے حق میں مرضی سے اپنے حصے سے دست بردار ہوسکتاہے۔
* اسلام نے حصوں کی کمی بیشی میں قرابت داری کوبنیاد بنایاہے۔چنانچہ جو زیادہ قریبی رشتہ دار ہے وہ نسبتاً دوروالے رشتہ دار کوحصہ پانے سے محروم کردے گایااسکے مقابلے میں زیادہ حصہ پائےگا۔لہذاباپ کو داداپر ،ماں کودادی اورنانی پراور بیٹے کوپوتے پر،اسی طرح بیٹے ،پوتے اورباپ کوبھائی پرفوقیت دی گئی ہے۔
* اسلامی قانون وراثت میں میت کے ترکہ میں سے حصہ پانے والوں کاتعین خود اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے اور ترکے کی تقسیم کااختیارموّرث (میت)کونہیں دیا،کیوں کہ انسان پرخواہشات ِنفس کاغلبہ ہوسکتاہےجن کی بناپروہ کسی وقتی جذبے کے تحت ترکےک بعض حق داروں کویاتو بالکل محروم کرسکتاہےیا پھربلاجواز ان کے حصوں میں کمی کرسکتاہے۔
* اسلام نےقانون میراث کےذریعے کمزور افراد ،عورتوں اور بچوں کوان کے حقوق دیئے اورانکا خاطرخواہ تحفظ کیا ہے،جبکہ دیگر مذاہب اور تہذیبوں میں عورت اپنےجائز حق وراثت سے محروم رہی ہےاورعموماً اسے نظر انداز کیاگیاہے۔
* اسلام نے بعض صورتوں میں ضرورت اوراحتیاج کوحصوں میں کمی بیشی کی بنیاد بنایاہے۔اسی لیے بیٹی کاحصہ اس کےبھائی کےمقابلے میں آدھارکھاگیاہے،کیوں کہ اسے مال ملکیت کی زیادہ ضرورت ہے،اسکی مالی ذمہ داریاں بیٹی کے مقابلےمیں بہت زیادہ ہیں۔اس نے اپنی بیوی کومہر دینا ہوتاہے،اپنے بیوی ،بچوں ،والدین ،بہن بھائیوں اوردیگر رشتہ داروں کی اگروہ تنگ دست ہوں کفالت کرناہوتی ہے۔جبکہ عورت پر اس طرح کی کوئی ذمہ داری اسلام نے نہیں ڈالی۔۔۔ضرورت اوراحتیاج کے اسی اصول کےپیش نظر اسلام نےمتوفیٰ کےبیٹےکاحصہ اس کے باپ کے حصے سے زیادہ رکھاہے۔[[6]](#endnote-6)

# یتیم پوتے کی وراثت کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا نقطہ نظر

یتیم پوتے کی وراثت کے حوالے سے آئمہ اربعہ کا نقطہ نظر مندرجہ ذیل ہے:

# فقہائے احناف کانقطہ نظر

حنفی فقیہ ابن عابدین شامی یتیم پوتے کی وراثت کے حوالے سے لکھتےہیں کہ

"الثانی(ان من ادلیٰ بشخص لایرث معہ)کابن الابن لایرث مع الابن۔[[7]](#endnote-7)"

"دوسراکوئی اور شخص جس نے کسی کو جنم دیا تواس کےہوتےہوئے وہ وارث نہیں بنتا۔جیسے بیٹے کا بیٹامطلب پوتا،باپ کےساتھ وارث نہیں ۔"

# مالکی فقہاءکانقطہ نظر

مشہور مالکی فقیہ القرافی پوتے کی وراثت سے متعلق لکھتے ہیں کہ" فنقول لایحجب ابن الابن الاالابن۔"[[8]](#endnote-8)

"ہم کہتےہیں کہ پوتےکوبیٹاہی محجوب بناتاہے۔"

# شوافع کانقطہ نظر

احمد بن محمد الشافعی اس حوالے سےلکھتے ہیں کہ"والحجب عشرۃ لایرثون مع عشرۃ :ابن الابن لایرث مع الابن۔"[[9]](#endnote-9)

"حجب دس ہیں،جودس کےساتھ وارث نہیں ہوتے ،پوتا،بیٹے کےساتھ وارث نہیں ہوتا۔"

# حنابلہ کانقطہ نظر

عبدالسلام بن عبداللہ الحرانی پوتے کی وراثت کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ" ولایرث ولد الابن مع الابن بحال۔"[[10]](#endnote-10) "پوتاکسی حالت میں بھی بیٹےکےساتھ وارث نہیں ہوتا۔"

**دوسری صورت: ایسی پوتی جوکہ یتیم ہے اورمورث(دادا) کےعصبات (فروعی)یعنی کہ پوتی کے چچا وغیرہ زندہ ہیں ۔**

**صورت مذکورہ اورحکم شرعی**:شرعاًمذکورہ صورت میں پوتی محجوب ہے ۔وراثتاًاسے کچھ نہیں ملےگا۔

**شرعی تجزیہ کےدلائل:** امام بخاری ؒ باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن میں فرماتےہیں کہ

"وَقَالَ زَيْدٌ: «وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ[[11]](#endnote-11)"

حضرت زید بن ثابت ﷜ فرماتےہیں کہ پوتے اورپوتیاں بمنزلہ اولاد کےہیں ،جبکہ لڑکےموجود نہ ہوں ،لڑکےلڑکوں کی طرح ہوں گےاورلڑکیاں لڑکیوں کی طرح وہ اس طرح وارث ہوں گے جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے اوراسی طرح محروم ہوتےہیں جس طرح اولاد محروم ہوتی ہےاورپوتابیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔

یہ صورت بعینہٖ پہلی صورت کی طرح ہےاوراسکے دلائل بھی پہلی صورت والےہیں ۔

**تیسری صورت: یتیم پوتی کےساتھ میت (دادا) کی بیٹی (پوتی کی پوپھی) یاپھوپھی کےساتھ دادا کی بہن بھی زندہ ہو۔**

**.4 عائلی قوانین دفعہ 4 اور مذکورہ صورت:** اس صورت کی توضیح یہ ہےکہ اگرفرض کرلیاجائے کہ دادا کی وفات کےوقت اس کے ور ثاء میں سے بیٹی ،پوتی اور بہن موجودہے،توعائلی قوانین کی روسے تو پوتی کوداداکےمال میں سے اپنے والد(مرحوم)والاحصہ ملےگاجوکہ میت (دادا) کی بیٹی سے دوگناہوگا۔اس لیے کہ للذکرمثل حظ الانثیین[[12]](#endnote-12)(لڑکےکودولڑکیوں کےحصےکی بقدر ملےگا)۔اس صورت میں پوتی کو دوحصے اوربیٹی کوایک حصہ جبکہ بہن محروم رہ جائےگی۔پوتی کاحصہ بیٹی سےزیادہ ہوگا۔

**صورت مذکورہ اورحکم شرعی**: دونوں صورتوں میں پوتی کوسدس ملےگا۔ بیٹی کوآدھا اورمیت (دادا) کی بہن کوباقی ماندہ بہن کوملےگا۔

**4.1 شرعی تجزیہ کےدلائل**

دلیل اول:

عن ہزیل بن شرحبیل ،قال سئل ابوموسیٰ عن بنت وابنۃ ابن واخت ،فقال للبنت النصف ،ولاخت النصف ،وات ابن مسعود ،فسیتابعنی ،فسئل ابن مسعود ،واخبر بقول ابی موسیٰ فقال :لقدضللت اذاًوماانامن المتھدین ،اقضی فیھا بماقضی النبیﷺ:للابنۃ النصف ،ولابنۃ ابن السدس تکمۃ الثلثین ،ومابقی فلاخت فاتینااباموسیٰ فاخبرناہ بقول ابن مسعود ،فقال لاتسئالونی مادام ہذا الحبرفیکم۔[[13]](#endnote-13)

"حضرت ہزیل بن شرحبیل﷜سےروایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری﷜سےپوچھاگیاکہ بیٹی ،پوتی اوربہن وارث ہوں (توحصص کتنےکتنےہوں گے) فرمایا: آدھابیٹی کواورآدھا بہن کومل جائےگااوراس بندےکوکہاکہ عبداللہ بن مسعود﷜کےپا س جائیں وہ ضرورمیری موافقت کریں گے۔جب حضرت ا بن مسعود﷜سےپوچھاگیا اوران کوحضرت ابوموسیٰ ﷜کاقول بھی بتایاگیاتوآپ نے فرمایا: اگرمیں بھی یہ بات کروں تومیں گمراہ ہوجاؤں گااورہدایت پرنہیں رہوں گا۔میں وہی فیصلہ کروں گا جونبی کریم ﷺنےکیاہے"بیٹی کوآدھااورپوتی کو چھٹاملےگا،تاکہ دوثلث مکمل ہوجائیں اورباقی ماندہ بہن کوملےگا۔راوی حدیث کہتےہیں کہ ہم نےجب ابو موسیٰ ﷜کوا بن مسعود﷜کاقول بتایاتوانہوں نےفرمایاکہ جب تک یہ بڑا عالم تمہارے اندر موجود رہے، تم مجھ سے نہ پوچھاکرو۔"

امام خطابی کہتے ہیں کہ

"فی ہذا بیان ان الاخوات مع البنات عصبۃ وہو قول جماعۃ الصحابۃ والتابعین وعامۃ فقہا الامصار"[[14]](#endnote-14)

"اس حدیث میں اس چیز کابیان ہےکہ بہنیں بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ ہوتی ہیں اوریہ صحابہ ،تابعین اورتمام علاقوں کےفقہاء کاقول ہے۔"

**4.2 دلیل دوم :فقہاء کرام کےاقوال مندرجہ ذیل ہیں:**

**حنفی نقطہ نظر:** المبسوط میں ہے کہ" فان الاخوا ت مع البنات عصبۃ فیکون للاخت مابقی۔[[15]](#endnote-15)"

"بہنیں بیٹیوں کےساتھ عصبہ ہوتی ہیں،پس بہن کوباقی ماندہ ملےگا۔"

**مالکی نقطہ نظر**:

الغرناطی تحریرکرتےہیں کہ"والاخوات الشقائق وللا ب عصبۃ مع البنات۔[[16]](#endnote-16)"

"حقیقی اورعلاتی بہنیں بیٹیوں کےساتھ عصبہ ہوتی ہیں۔"

**شافعی نقطہ نظر**:

امام شافعی لکھتے ہیں کہ"وللاخوات مع البنات مابقی ان بقی شیئی والا فلا شیئی لھن ویسمین بذلک عصبۃ البنات "قال الماوردی ۔۔۔الاخوات مع البات عصبۃ لایفرض لھن ویرثن مابقی بعد فرض البنات"[[17]](#endnote-17)

"بیٹوں کےساتھ بہنیں آجائیں تو ان کوباقی ماندہ ملےگا،اگرکچھ بچ جائے،اس طرح ان کوعصبۃ البنات کہاجاتاہے ماوردی کاقول ہے۔۔۔بہنیں بیٹیوں کےساتھ عصبہ ہیں ،جن کاحصہ مقرر نہیں ،وہ بیٹیوں کے مقررہ حصہ کےبعد باقی بچےہوئے کی وارث ہوتی ہیں۔"

**حنبلی نقطہ نظر:**

ابن قدامہ الحنبلی لکھتےہیں کہ"وان اجتمع الاخوات مع البنات ،صار الاخوات عصبۃ لھن مافضل۔[[18]](#endnote-18)"

"اگر بیٹیوں کےساتھ بہنیں جمع ہوجائیں ،توبہنیں عصبہ بن جاتی ہیں ،ان کوباقی بچ جانےوالاملتاہے۔"

**چوتھی صورت :یتیم نواسے/نواسیوں کےساتھ انکےماموں /خالہ یعنی کہ میت(نانا) کی صلیبی اولاد موجودہو۔**

**.5 عائلی قوانین دفعہ 4 اورمذکورہ صورت:**عائلی قوانین کی رو سے نواسے/نواسیاں اپنے ناناکےوارث ہوں گے اورانکو اتناہی حصہ ملےگاجتنا انکی والدہ(مرحومہ) کوزندہ ہونےکی صورت میں ملناتھایعنی کہ بھائیوں کی بنسبت نصف تو یہ اب حصہ اس کےبچوں ،میت(نانا) کےنواسے/نواسیوں کوملےگا۔

**5.1 صورت مذکورہ اورحکم شرعی**:اس صورت میں شرعاً نواسے/نواسیاں وارث نہیں بن سکتے ،کیوں کہ وہ نہ توذوی الفروض ہیں اورنہ ہی عصبا ت ہیں بلکہ وہ ذوی الارحام میں سے ہیں۔یہاں تومیت(نانا) کےعصبات موجودہیں اور تقسیم وراثت میں ذوی الارحام کادرجہ توذوی الفروض اورعصبات کےبعد ہے۔

**5.2 شرعی تجزیہ کےدلائل**

دلیل اول:ورثاء کی ترتیب میں ذوی الارحام ذوی الفروض اورعصبات کےبعد آتے ہیں نواسہ /نواسی ذوی الارحام میں سےہیں لہذمذکورہ صورت میں تقسیم وارثت میں یہ محجوب ہوں گے،جیساکہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے کہ

ویستحق الارث برحم ونکاح وولاء،والمستحقون للترکۃ عشرۃ اصناف مرتبۃ :ذووالسھام ثم العصبات النسبیۃ ثم السببیۃ ۔۔۔ثم ذووالارحام ۔[[19]](#endnote-19)

میراث کااستحقاق قرابت ،نکاح اورولاء کی بنیادپربنتاہے،اورترکہ کےمستحق دس قسم کےلوگ ہیں: ذوی الفروض ،پھرعصبہ نسبیہ ،پھرعصبہ سببیہ ۔۔۔پھرذوی الارحام۔

اسی طرح سراجی فی المیرا ث میں ہےکہ

فیبدا باصحاب الفرائض۔۔۔ ثم بالعصبات من جھۃ النسب۔۔۔ثم بالعصبۃ من جھۃ السبب ثم عصبتہ علی الترتیب ثم الردعلی ذوی الفروض النسبیہ بقدرحقوقھم ثم ذوی الارحام۔ [[20]](#endnote-20)

پس اصحاب الفروض سے شروع کیاجائے گاپھر عصبات جونسب کےاعتبارسےہوں پھرعصبہ جوسبب کےاعتبارسے ہوں پھرعصبہ سببی کے عصبات ترتیب کے ساتھ پھرذوی الفروض نسبیہ پرردکیاجائے گاان کےحصوں کی بقدر پھرذوی الارحام کودیاجائےگا۔

دلیل دوم:ذوی الارحام کےوارث بننے کےبارےمیں دوقول ہیں ۔ایک قول حضرت زید بن ثابت ﷜کاہےکہ ذوی الارحام کسی صورت میں وارث نہیں ہوتے۔صحابہ کرام کی ایک جماعت اور فقہاءکرام میں سے امام مالک اورامام شافعی نے یہی قول اختیارکیاہے ۔انکی دلیل یہ ہےکہ آیات المواریث میں ذوی الارحام کاذکرنہیں ہےجس سے یہ معلوم ہوتاہےکہ ذوی الارحام وارث نہیں ہیں۔

جبکہ دوسراقول حضرت ابوبکرصدیق ﷜کاہے جس کےمطابق ذوی الارحام وارث بنتےہیں لیکن ذوی الفروض اور عصبات کے عدم موجودگی میں ۔اس قول کوصحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت اورفقہاءکرام میں سے احناف نے اختیارکیاہے۔اسکی دلیل سورۃ الانفال کی درج ذیل آیت کریمہ ہے:

واولو الارحام بعضھم اولی ببعض[[21]](#endnote-21) ناطےوالے رشتہ دار آپس میں زیادہ حقدارہیں۔

الدرالمختار میں ہے :

باب توریث ذوی الارحام (ہوکل قریب لیس بذی سہم ولاعصبہ)فہو قسم ثالث حینئذ (ولایرث مع ذی سہم ولاعصبۃ سوی الزوجین)لعدم الرد علیھما فہم اربعۃ اصناف جزئ المیت ،ثم اصلہ ثم جزی ابویہ ثم جزی جدیہ۔[[22]](#endnote-22)

باب ذوی الارحام کاوارث بننا :ذوی الارحام وہ رشتہ دارہیں جوذوی الفروض اورعصبہ میں سے نہ ہوں۔یہ تیسری قسم ہے۔ذوی الارحام ،ذوی الفروض اورعصبہ کےساتھ وارث نہیں بنتے سوائے زوجین کےاس لیے زوجین پررد نہیں ہوتا۔ذوی الارحام چارقسم پرہوتےہیں۔(1)میت کاجز(2)میت کااصل(3)میت کےوالدین کاجز(4)والدین کےدادا یادادی کاجزء

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتاہےکہ نواسہ /نواسی ذوی الارحام میں ہونے کی وجہ سےاس صورت میں شرعاًوراث نہیں بنتے۔

**.6 یتیم پوتے کی وراثت کے شرعی احکام**

وراثتی احکام کےاعتبار سے پوتوں کی مندرجہ ذیل تین اقسام ہیں:

1. ایسا پوتاجس کاباپ بھی موجودہے اورچچا ،تائے وغیرہ بھی موجودہیں ۔اپنے دادا(میت) کابالاتفاق وارث نہیں بنےگااورمحجوب ہوگا۔یہاں پوتاحجب کےقاعدہ ان من یدلی الی المیت بوارث یحجب حجب حرمان عندوجود ذلک الوارث(واسطے کےہوتےہوئےذوالواسطہ محجوب ہوگا) کےتحت محجوب ہوگا اور اس قاعدہ کی اصل بخاری شریف میں مذکورحضرت زید بن ثابت﷜ کافتویٰ ہےامام بخاری ؒ باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن میں فرماتےہیں :

"وَقَالَ زَيْدٌ: «وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ [[23]](#endnote-23)"

حضرت زید بن ثابت ﷜ فرماتےہیں کہ :پوتے اورپوتیاں بمنزلہ اولاد کےہیں ،جبکہ لڑکےموجود نہ ہوں ، لڑکےلڑکوں کی طرح ہوں گےاورلڑکیاں لڑکیوں کی طرح وہ اس طرح وارث ہوں گے جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے اوراسی طرح محروم ہوتےہیں جس طرح اولاد محروم ہوتی ہےاورپوتابیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔

1. ایساپوتاجس کانہ توباپ موجودہے(یتیم ہے)نہ ہی عصبات میں سے چچا،تائےوغیرہ زندہ ہیں ۔اکیلاہے یاایک سےزائد ہیں، بالاتفاق اپنےدادا(میت) کاوارث بنے گا ۔

دلیل :اس صورت میں میت(دادا) کاسب سےقریبی وارث پوتاہی ہےلہذا اقربیت یعنی حجب کےقاعدہ الاقرب فالاقرب کےتحت پوتےکاوارث ہونامتعین ہے،جیسا کہ سورۃ النساءمیں ہے کہ " للرجال نصیب مماترک الوالدان والاقربون[[24]](#endnote-24)"

"مردوں کابھی حصہ ہےاس میں جوچھوڑ کرمریں ماں باپ اورقرابت والے۔"

اسی طرح ابن عباس ﷜روایت کرتےہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

"الحقواالفرائض باہلہا فمابقی فہو لاولی رجل ذکر"[[25]](#endnote-25)

" قرآن مجیدکےمقررہ حصےاصحاب الفروض کودےدوپھر جوباقی رہے،وہ سب سےزیادہ قریبی مرد رشتہ دار کودیاجائے۔"

1. ایساپوتاجوکہ یتیم ہے،البتہ اسکےچچا،تائےوغیرہ (میت کےفروعی عصبات )زندہ ہیں توشرعامحجوب ہوگا۔

اس کی دلیل کے ضمن میں امام بخاری ؒ باب میراث ابن الابن اذالم یکن ابن میں فرماتےہیں کہ

"وَقَالَ زَيْدٌ: «وَلَدُ الأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الوَلَدِ، إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ، وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ، يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ، وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ، وَلاَ يَرِثُ وَلَدُ الِابْنِ مَعَ الِابْنِ [[26]](#endnote-26)"

حضرت زید بن ثابت ﷜ فرماتےہیں کہ :پوتے اورپوتیاں بمنزلہ اولاد کےہیں ،جبکہ لڑکےموجود نہ ہوں ، لڑکےلڑکوں کی طرح ہوں گےاورلڑکیاں لڑکیوں کی طرح وہ اس طرح وارث ہوں گے جس طرح اولاد وارث ہوتی ہے اوراسی طرح محروم ہوتےہیں جس طرح اولاد محروم ہوتی ہےاورپوتابیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوگا۔

دلیل دوم :فقہائےکرام کے اس حوالے سے اقوال اوپر بیان کر دئیے گئے ہیں ۔

**.7 پوتی کی وراثت کےشرعی احکام**

وراثتی احکام کےاعتبار سےپوتی کی چاراقسام ہیں، جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

1. ایسی پوتی جسکاباپ بھی زندہ ہے اورچچاوغیرہ بھی موجودہیں ۔بالاتفاق محجوب ہوگی۔

دلیل: یہاں پوتی حجب کےقاعدہ ان من یدلی الی المیت بوارث یحجب حجب حرمان عندوجود ذلک الوارث(واسطے کےہوتےہوئےذوالواسطہ محجوب ہوگا) کےتحت محجوب ہوگی اور اس قاعدہ کی اصل بخاری شریف میں مذکورحضرت زید بن ثابت﷜ کافتویٰ ہے۔[[27]](#endnote-27)

1. ایسی پوتی جس کانہ تو باپ ہےاورنہ ہی چچا،تائے وغیرہ ،دادا(میت)کےدیگر عصبات زندہ ہیں ۔اکیلی ہےتواس صورت میں ذوی الفروض میں سے ہےہوگی اورذوی الفروض کےاحوال کےاعتبارسے اپناحصہ یعنی کہ نصف کی مالک ہوگی۔

دلیل الموسوعۃ میں پوتی کےاحوال میں مذکورہے کہ"الحالۃ الاولیٰ :ان ترث النصف بطریق الفرض وذلک اذا کانت واحدۃ ولیس معھا من یعصبھا۔[[28]](#endnote-28)"

"پہلی حالت یہ ہےکہ پوتی ذوی الفروض کی حیثیت سے نصف کی مالک ہوگی اوریہ اسوقت ہوگا جبکہ وہ اکیلی ہواوراسکے ساتھ ایسا وارث نہ ہوجواسےعصبہ بنادے۔"

1. ایسی پوتی جس کانہ تو باپ ہےاورنہ ہی چچا،تائے وغیرہ دادا(میت)کےدیگر عصبات زندہ ہیں البتہ اسکا ہم مرتبہ یا اس سےنچلےدرجے کا پوتاہےتواس صورت میں عصبہ بالغیربنےگی۔

دلیل : الحالۃ الثالثہ: ان تر ث بطریق التعصیب،وذلک اذا کان معھااومعھن من یعصب۔[[29]](#endnote-29)

تیسری حالت یہ ہےکہ پوتی عصبہ ہونے کی حیثیت سے وارث بنے اور یہ اس صورت میں ہےکہ جب اسکے ساتھ (یازیادہ ہونےکی صورت میں ) ایساوارث ہوجوانہیں عصبہ بنادے یعنی کہ پوتا۔ولایرثن مع الصلبیتین الاان یکون بحذائھن اواسفل منھن غلام فیعصبھن والباقی بینھم للذکرمثل حظ الانثیین۔[[30]](#endnote-30)

"پوتیاں دو صلبی بیٹیوں کےساتھ وارث نہیں بنیں گی،مگریہ کہ انکےبرابریاان سے نیچے درجہ کےلڑکا(پوتا) انہیں عصبہ بنادے گااورمال انکے درمیان للذکر مثل حظ الانثیین کے قاعدےکےتحت تقسیم ہوگا۔"

1. ایسی پوتی جوکہ یتیم ہے اورمورث(دادا) کےعصبات یعنی کہ پوتی کے چچا وغیرہ زندہ ہیں تو بالاتفاق محجوب ہوگی ۔

دلیل:الموسوعۃ میں ہے :الحالۃ الثالثۃ :لاترث شیاء ً ،واحدۃ کانت او اکثر ،معھا معصب اولیس معھا معصب ،وذلک اذا وجد معھاابن او ابن ابن اعلی درجۃ[[31]](#endnote-31)

تیسری حالت یہ ہےکہ پوتی کسی چیزکی وارث نہیں ہوتی،ایک ہویاایک سے زائد اسکو عصبہ بنانےوالا وارث(پوتا)موجودہویانہ ہو،اوریہ اس صورت میں ہوگاجب اس کےساتھ میت کابیٹایاپوتی سے اوپرکےدرجے کاپوتاموجودہو۔

علامہ سجاوندی لکھتے ہیں ویسقطن بالابن[[32]](#endnote-32) پوتیاں بیٹے کی وجہ سے ساقط ہوجاتی ہیں ۔

1. یتیم پوتی کےساتھ میت (دادا) کی بیٹی (پوتی کی پوپھی) یاپوپھی کےساتھ دادا کی بہن بھی زندہ ہو۔دونوں صورتوں میں پوتی کوسدس ملےگا۔

اس کی دلیل بخاری شریف میں مذکورحضرت زید بن ثابت﷜ کافتویٰ ہے۔[[33]](#endnote-33) اور فقہائےکرام کےاقوال اس حوالے سے پہلے بیان کر دئیے گئے ہیں۔

**.8 اسلامی جمہوریہ پاکستا ن میں عائلی قوانین کی تدوین : ایک تاریخی جائزہ**

قیام پاکستان کےبعد اسلامی جمہوریہ پاکستان میں وہ تمام قوانین جومتحدہ ہندوستان میں تعزیرات ہند کےنام سے جاری تھے، انہی پرعدالتی نظام جاری رہا ۔عائلی قوانین کےسلسلےمیں سابق کاظمی ایکٹ یاقانون انفساخ نکاح مسلمین 1939ء پرہی عمل ہوتارہا اورنئے حالات میں شریعت ایکٹ وغیرہ کی طرف توجہ مبذول نہ ہوسکی ، لیکن 1955ء میں ایک واقعہ کےبعدحکومت پاکستان اس بات پرمجبورہوگئی کہ وہ عائلی قوانین کی تدوین کےلیے ایک کمیشن مقررکرے۔

اس خاص واقعے کی طرف اشارہ روزنامہ امروز نے اپنے اداریہ اشاعت 4مارچ 1961ء میں بھی کیاہےکہ محمد علی بوگرہ جب پاکستان کےوزیراعظم تھے۔انہوں نے اپنی پہلی بیوی حمیدہ بانو کی موجودگی میں اپنی ایک عرب نثراد سکیریٹری عالیہ بیگم سے شادی کرلی۔ ان کے مخالفین نےوزیراعظم کی حیثیت کو گھٹانےکےلیےاورسوشل خواتین نےعورت کی مظلومیت اورپریشانیوں کوخوب ہوادی ۔ان کےساتھ اسلام دشمن قوتوں نے بھرپورتعاون کیا ۔ان وجوہات کےپیش نظر حکومت پاکستان کی وزارت قانون نے اپنی قرارداد نمبر LEG55/(24) F,17کےتحت 4اگست 1955ء کوشادی اورعائلی کمیشن مقررکیا۔جس کاسرکاری نام تھا:"Commession on Marriage and family laws"کمیشن کی غرض وغایت اوردائرہ کار کےسلسلےمیں سرکاری گزٹ کےالفاظ حسب ذیل ہیں:

“Do the existing laws governing marriage ,divorce maintenance and other matters among Muslims require modification in order to give woman their proper place in society according to the fundamental of Islam. The commission was to report on the proper registration of Marriage and divorce exercisable by their partner through a court or by other judicial means maintenance and establishment of special courts to deal expeditiously with cases of acting women ,right”[[34]](#endnote-34)

اس کمیشن کےپہلےسر براہ ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین تھےاور ان کے ساتھ تین مرداورتین خواتین شامل تھیں۔اس کمیشن میں مردوں میں ایک عالم دین مولانااحتشام الحق تھانوی شامل تھے۔اس کمیشن نے ایک سوال نامہ تیار کیاجواردو ،انگریزی او ربنگالی میں شائع کرایاگیااور دانشوروں ،علماء اورعوام الناس سے اس سوالنامہ کی روشنی میں آراء طلب کی گئیں۔کمیشن نےنوموضوعات پرپچاس کےقریب سوالات مرتب کیے ۔ان میں سے باقی سوالات کاتعلق تونکاح و طلاق وغیرہ سے تھا،البتہ اس میں وراثت اوروصیت سےمتعلق پانچ سوال بھی اس سوالنامہ میں شامل تھے ۔ان میں سے تین سوالات کاتعلق توعدالتی طریق کارسے تھا، البتہ دوسوالات کاتعلق براہ راست وراثت سے تھا،جن میں سے پہلاسوال یہ کیا گیا کہ

کیا آپ اس تجویزکےحق میں ہیں کہ اگر پاکستان کےکسی حصے میں ابھی تک قانون وراثت اوروصیت کےبارے میں شرعی قوانین پرعمل نہیں ہورہا،توبلاتاخیر ایسا قانون وضع کیاجائے کہ اس بارے میں شرعی قوانین ہرحصہ ملک میں نافذ ہوں؟

کمیشن کےاس سوالنامہ کا تیسرا سوال یہ تھا کہ کیاقرآن مجید میں نص صریح ملتی ہےیا کسی صحیح حدیث میں یہ تعلیم ملتی ہےکہ یتیم پوتے یاپوتی یانواسےنواسی کومحروم ارث کردیاجائے؟

اس سوالنامہ کےجوابات موصو ل ہونےپر کمیشن نےحکومت کوجوسفارشات پیش کیں اس میں کہاگیاتھاکہ کمیشن کی رائے میں یتیم پوتا اپنے دادا کی وراثت برابرکاحقدار ہے،اس کواس حق سے ہرگز محروم نہیں کیاجاسکتا۔

عائلی کمیشن کی سفارشات سامنے آئیں تو علماءکی اکثریت اورعوام کی طرف سے شدید ردعمل سامنے آیا۔حکومت نے سفارشات کوقانوناً نافذتو نہ کیا،لیکن حکومت کو "اسلامک لاءکمیشن "قائم کرنا پڑا ،جس کامقصد عائلی سفارشات کاجائزہ لینا تھا۔

7اکتوبر 1958ءکوجنرل ایوب خان نےمارشل لاء نافذکردیا۔مارشل لاءکے ابتدائی دنوں میں کمیشن کی سفارشا ت سےتوجہ ہٹ گئی ،کیونکہ آئین ہی منسوخ کردیاگیاتھا۔لہذایہ سمجھا گیاکہ شاید یہ سفارشات بھی کالعدم ہوگئی ہوں گی،لیکن 1959ءمیں "اپوا" (انجمن خواتین پاکستان) نے عائلی قوانین کوعملی جامہ پہنانےکامطالبہ کیا۔

اپواکےاس مطالبے کےپیش نظر 2مارچ 1961ءمسلم فیملی لاز (عائلی قوانین) آرڈی نینس کاصدارتی حکم جاری ہوا،جس میں کمیشن کی سفارشات کوقانونی حیثیت دےدی گئی ۔بالآخر آرڈیننس کاعملاً نفاذ15جولائی 1961ء سے ہوا۔اس وقت سے اب تک یہ قوانین پاکستان میں جاری چلےآرہےہیں۔[[35]](#endnote-35)

**8.1 مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ء کی دفعہ نمبر4**

اس آرڈیننس کی دفعہ 4 یتیم پوتے کی وراثت سےمتعلقہ ہے،جس میں یتیم پوتے کی وراثت کاقانون درج ذیل الفاظ میں بیان ہواہے:

Section 4: In the event of the death of any son or daughter of the propositus before the opening of succession, the children of such son or daughter, if any living at the time the succession opens, shall per strips receive a she equalant to the share which such son or daughter, as the case may be would had received if alive”[[36]](#endnote-36)

" وراثت کےاجراء سے قبل مورث کےکسی بیٹے یابیٹی کی موت کی صورت میں ایسے بیٹے یابیٹی کی اولاد اگرہو،جووراثت شروع ہونےپر زندہ ہوں بحصہ رسدی اس حصہ کےبرابر پائیں گے، جوایسابیٹا یابیٹی اگرزندہ ہوتے ،توپاتے۔"

**8.2 دفعہ نمبر 4 کاتجزیہ:**اس دفعہ میں بیان کردہ صورت مسئلہ یہ ہےکہ یتیم پوتے،پوتیاں ،نواسے اورنواسیاں اپنےدادا /نانا کےترکہ میں مطلقاً میراث کےحقدارا ہیں ،یعنی اگر کسی شخص کی ایک سے زیادہ صلبی اولاد (بیٹے/بیٹیاں) ہوں، اس شخص کی زندگی میں ان میں سے کسی ایک کاانتقال ہوجاتاہے اور وہ (مرحوم) اپنےپیچھے اولاد (بیٹے/بیٹیاں) چھوڑ جاتاہے جوعرف میں یتیم کہلاتےہیں ۔یہ بچے اپنے دادا /نانا کےمال کےوارث ہوں گے،جب بھی دادا یانانا کاانتقال ہوگا،ان کودادا /نانا کےترکہ میں سے میراث ملےگی ،جس کی مقدار کامعیار ان کے(مرحوم) والد یاوالدہ کاحصہ ہے اگروہ زندہ ہوتے توجتنی میراث کے وہ مستحق ہوتے ،وہی میراث اب ان کےبچوں کوملےگی،اگرچہ ان بچوں کاچچا اورپھوپھی یاماموں اورخالہ زندہ ہوں۔خلاصہ یہ کہ یتیم پوتے /نواسے ،دادا /ناناکےترکہ میں مطلقاًمیراث کےحقدارہیں۔[[37]](#endnote-37)

**.9 یتیم پوتے کو وراثت ملنے کی ممکنہ صورتیں**

یتیم پوتے کو وراثت ملنے کی ممکنہ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

1. یتیم پوتے کے ساتھ عصبہ بنفسہ کی چار اقسام یاجہات( جہت بنوت ، جہت ابوت ، جہت اخوت اور جہت عمومت) میں سے جہت بنوت مقدم ہوتی ہے۔اگر میت (دادا) کا کوئی بیٹازندہ نہ ہو اور جہت بنوت میں پوتا ہے تو شرعاً یہ عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث بنے گا۔ اس کی بنیاد " الاقرب فالاقرب" والا قاعدہ ہے۔اس کو ترجیح بالجہت سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔
2. یتیم پوتے کے ساتھ جہت ابوت میں سے میت کا باپ یا دادا موجود ہے تو پھر پوتا عصبہ ہوگا اور شرعاً وارث قرار پائے گا۔
3. یتیم پوتے کے ساتھ جہت اخوت میں سےمیت کا بھائی یا بھتیجے حیات ہیں تو اس صورت میں پوتا بھائی(دادا کے بھائی)یابھتیجے کے لئے حاجب بنے گا اور شرعاً وارثت کاحقدار ٹھہرے گا۔
4. یتیم پوتے کے ساتھ جہت عمومت میں سےمیت(دادا)کاچچایاان کے بیٹے وغیرہ زندہ ہوں تو اس صورت میں بھی پوتاعصبہ ہونے کی وجہ سےشرعاً وراثت کا حقدار ہوگا۔[[38]](#endnote-38)
5. اگر میت کی ایک بیٹی یا ایک سے زائدبیٹیاں حیات ہوں اور بیٹا وغیرہ نہ ہو ،بلکہ یتیم پوتا زندہ ہو تو بھی شرعاً یہ عصبہ ہونے کی وجہ سے وارث بنے گا۔
6. اگر میت کی ایک یا ایک سے زائدبیٹیاں حیات ہوں اورعصبات میں سے بیٹا نہ ہو اور میت(دادا) کی پوتیاں حیات ہوں، تو اس صورت میں بھی یتیم پوتا پوتیوں سمیت عصبہ بنے گا اور شرعاً وراثت کا حقدار ہوگا۔[[39]](#endnote-39)

**.10 نتائج مقالہ**

اس مضمون سے مندرجہ ذیل نتائج سامنے آتے ہیں :

1. عائلی قوانین1961ء کی دفعہ4 کی رو سے صلبی اولاد کی موجودگی میں یتیم پوتا وغیرہ دادا کی میراث کا مستحق ہوتا ہے۔
2. شریعت کے رو سے میراث کا استحقاق قرابت، نکاح اورولاءپر ہے۔
3. احکام میراث قرآن وسنت میں مذکور حسب ذیل دو قواعد پر مبنی ہیں۔اول: قریبی رشتہ دارکی موجودگی میں دور کا رشتہ دار محروم ہوتا ہے۔دوم: بیک وقت تمام رشتہ دار میراث کے مستحق نہیں ہوتے، وراثت میں حجب کا قانون جاری ہوتا ہے۔
4. صلبی اولاد کی موجودگی میں پوتا، اگرچہ یتیم ہو، دادا کی میراث کا مستحق نہیں ہوتا۔
5. پوتے کے مستحق میراث نہ ہونے کا مسئلہ فتاویٰ صحابہ میں صراحتاً مذکور ہے، جیسا کہ زید بن ثابت کا قول ہے۔
6. فقہ کے چاروں مکاتب فکر(حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کاصلبی پوتے کی میراث سے محرومی پر اجماع ہے۔
7. صلبی اولاد کی موجودگی میں پوتے کو میراث دینے کے نتیجے میں عملی طور پر دیگر تمام مستحق ورثاء کے حصے متاثر ہوتے ہیں۔
8. احکام میراث کے مزید چار اصول ہیں، دفعہ 4 کو برقرار رکھنےکی صورت میں چاروں اصول کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔
9. وفاقی شرعی عدالت اور اسلامی نظریاتی کونسل نے دفعہ4کو غیر اسلامی قراردیا ہے، تاہم متبادل کے طورپر وصیت لازمہ کی صورت تجویز کی ہے۔
10. مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ءکی دفعہ4 اسلامی احکام شریعت سے متصادم ہے، آئین کی دفعہ227قراردیتی ہے کہ قرآن وسنت کے منضبط احکام کے مطابق قانون سازی کی جائے گی، لہذااس دفعہ کو ختم کرنا شرعی و آئینی تقاضا ہے۔
11. یتیم پوتے/پوتیوں کے ساتھ مالی تعاون کی متبادل صورتیں ریاست کی ذمہ داری ہیں۔ اس سلسلے میں متعدد صورتیں ممکن ہیں، جن سے استفادہ کرکے معاشرے کے ان کمزور لوگوں کی مدد کی جا سکتی ہے۔

**حوالہ جات**

1. النساء11:4

   *An-Nisā* 4:11. [↑](#endnote-ref-1)
2. الزحیلی ، وہبۃ بن مصطفیٰ ، الدکتور، الفقہ الاسلامی وادلتہ ، دار الفكر ، دمشق، الطبعۃ الرابعہ،س۔ن،10/7704

   Al-Zuḥayli,Wa'ah bin Mustafa, al-Daktoor, Al-Fiqh ul-Islami wa'adlataho, Dar al-Fikr , Damascus, al-Taba'at al-Rabi'a,10/7704. [↑](#endnote-ref-2)
3. النساء،12:4

   *An-Nisā* 4:12. [↑](#endnote-ref-3)
4. الموسوعۃ الفقیہ، وزارت اوقاف کویت،مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ،2008ء ،3/29

   Al-Mawsoo'at ul-Faqihyah, Ministry of Auqaf Kuwait, Maktaba Rashidia, Sarki Road Quetta, 2008, 3/29. [↑](#endnote-ref-4)
5. وہبۃ الزحیلی ،الفقہ الاسلامی وادلتہ، 8/279-284

   Wahba tul Zuhayli,Wa'ah bin Mustafa , Al-Fiqh al-Islami wa'adlata, 8/279-284. [↑](#endnote-ref-5)
6. ابڑو ،عبدالحی،ڈاکٹر،میراث اوروصیت کے شرعی ضوابط،شریعہ اکیڈمی،بین الاقوامی یونیورسٹی، اسلام آباد،2021ء ، ص49-48

   Abro, Abdul Hai, Doctor, Meras aur wasiat k Shari' Zawabit , Shari'ah Academy, International University, Islamabad, 2021, Page 48-49. [↑](#endnote-ref-6)
7. ابن عابدین،محمد امین بن عابدین الشامی(م:1252ھ)، ردالمختارعلی االدرالمختار،دارالفکر، بیروت،1412ھ ،6/779

   Ibn ʿᾹbidīn Muḥammad Amīn ibn ʿUmar ibn ʿAbd al-ʿAzīz ibn Aḥmad in ʿAbd ar-Raḥīm ibn Najmuddīn ibn Muḥammad Ṣalāḥuddīn al-Shāmī(d. 1252 AH), Radd al-Muḥtar 'ala al-Durr ul Mukhtar, Dar-ul-Fikr, Beirut, 1412 AH, 6/779. [↑](#endnote-ref-7)
8. القرافی ،ابوالعباس احمد بن ادریس المالکی ،الذخیرۃ ،دارالغرب الاسلامی ،بیروت،ط1994م،13/42

   Al-Qarafi, Shihāb al-Dīn Abu ’l-Abbās Aḥmad ibn Abi ’l-ʿAlāʾ Idrīs ibn ʿAbd al-Raḥmān ibn ʿAbd Allāh ibn Yallīn al-Ṣanhājī al-Ṣaʿīdī al-Bahfashīmī al-Būshī al-Bahnasī al-Miṣrī al-Mālikī, al-Zakhairah, Dar-ul-Gharb al-Islami, Beirut, 1994, 13/42. [↑](#endnote-ref-8)
9. المحاملی،ابوالحسن احمد بن محمد ،اللباب فی الفقہ الشافعی،دارالبخاری ،المدینۃ المنورۃ،السعودیۃ 1416ھ،ص273

   Al-Maḥamli, Abu l-Hasan Aḥmad ibn Muḥammad, al-Labaab fi al-Fiqh al-Shafi'i, Dar al-Bukhaari, al-Madinah al-Munawarah, al-Saudia, 1416 AH, p. 273. [↑](#endnote-ref-9)
10. ابوالبرکات،عبدالسلام بن عبداللہ الحرانی ،المحررفی الفقہ علی مذہب الامام احمدبن حنبل،مکتبہ المعارف ،الریاض،ط1404ھ،1/396

    Abu'l-Barakat, 'Abdul Salam bin 'Abd Allah al-Harani, al-Muhurar fi al-Fiqh ala- Mazhab al-Imam Ahmad ibn Hanbal, Maktaba al-Ma'riyyah, al-Riyadh, 1404 AH, 1/396 . [↑](#endnote-ref-10)
11. البخاری،محمدبن اسماعیل،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابن الابن اذا۔۔۔ ، دار طوق النجاۃ، 1422ھ ،رقم الحدیث 6734

    Al-Bukhārī, Muhammad Bin Ismail , Al-Jāmeo Al-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibn ul Ibn Iza..,* Dār Taūq al-Najāt, Beirut, 1442 AH, *Hadith no. 6734.* [↑](#endnote-ref-11)
12. النساء،11:4

    *An-Nisā* 4:11. [↑](#endnote-ref-12)
13. البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابنۃ الابن مع بنت ،رقم الحدیث 6736

    Al-Bukhārīl, Al-Jāmeo Al-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibnat ul Ibn maa bint*, *Hadith no. 6736.* [↑](#endnote-ref-13)
14. الخطابی ،ابوسلیمان احمد ابن محمد ،معالم السنن شرح سنن ابوداؤد،المطبعۃ العلمیۃ ،حلب،ط 1351ھ،4/94

    Al-Khattabi, Abu Sulaiman Ahmad ibn Muhammad, Ma'alam al-Sunan Sharḥ Sunan Abu Dawud, Al-Mutabah al-Ilmiyyah, Aleppo, 1351 AH, 4/94. [↑](#endnote-ref-14)
15. السرخسی،شمس الائمہ (م :483ھ)المبسوط،دارالمعرفۃ بیروت 1414ھ،29/20

    Al-Sarkhsi, Shams ul-Aima (d. 483 AH), Al-Mabsot, Dar-ul-Ma'rifa, Beirut, 1414 AH, 29/20. [↑](#endnote-ref-15)
16. الغرناطی ،ابوالقاسم محمدبن احمد(م:741ھ)القوانین الفقہیہ ،1/252ھ

    Abu al-Qasim Muhammad ibn Aḥmad (d. 741 AH), al-Qawnin al-Fiqhiyyah, 1/252. [↑](#endnote-ref-16)
17. الماوردی،ابوالحسن علی بن محمد المزنی،الحاوی الکبیرفی فقہ مذہب الامام الشافعی ،شرح مختصرالمزنی ،دارالکتب العلمیہ ،بیروت 1419ھ،8/107

    Al-Māwardī , ʻAlī ibn Muḥammad ibn Ḥabīb; (974–1058), al-Haawi al-Kabir fi Fiqh Mazhab al-Imam al-Shafi'i, Sharh Al-mukhtasr al-Muzni, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1419 AH, 8/107. [↑](#endnote-ref-17)
18. المقدسی،ابومحمد موفق الدین محمدبن محمد قدامۃ الحنبلی(م:620ھ)الکافی فی فقہ الامام احمد ،دارالکتب العلمیہ 1414ھ ،2/300

    Ibn Qudāmah al-Maqdis.ī Muwaffaq al-Dīn Abū Muḥammad ʿAbd Allāh bin Aḥmad bin Muḥammad ( 620 AH), Al-Kafi fi Fiqh al-Imam Ahmad, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, 1414 AH, 2/300. [↑](#endnote-ref-18)
19. الحنفی ،عبداللہ بن محمود ،الاختیارالتعلیل المختار،مطبعۃ المحلی ،قاہرہ،ط 1356ھ،5/86-105

    Al-Hanafi, 'Abd Allah bin Mahmud, Al-Ikhtiar al-Ta'alil al-Mukhtar, Al-Mutabah al-Mahali, Cairo, 1356 AH, 5/86-105. [↑](#endnote-ref-19)
20. السجاوندی،محمدبن محمدعبدالرشید،السراجی فی المیراث، مکتبہ البشرٰی، طبع 2108ء ،ص16-18

    Al-Sajawandi, Muhammad bin Muhammad 'Abd al-Rashid, al-Siraji fi al-Mirath, Maktaba al-Bushra, Edition 2108, Page 16-18. [↑](#endnote-ref-20)
21. الانفال،75:8

    *A* *l-ʾanfāl* 8:75. [↑](#endnote-ref-21)
22. ابن عابدین،محمد امین بن عابدین، ردالمختارعلی االدرالمختار ، 6/793

    Ibn ʿᾹbidīn Muḥammad Amīn bin Ᾱbidīn ,Radd al-Muhtar 'ala al-Durr ul-Mukhtar, 6/793. [↑](#endnote-ref-22)
23. البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابن الابن اذا۔۔۔۔رقم الحدیث 6734

    Al-Bukhārī, Al-Jāmeo ul-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibn ul Ibn*,*Hadith no. 6734.* [↑](#endnote-ref-23)
24. النساء، 7:4

    *An-Nisā* 4:7. [↑](#endnote-ref-24)
25. البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث الولد من ابیہ وامہ ،رقم الحدیث:6734

    Al-Bukhārī, Al-Jāmeo ul-*Sahih, Kitāb ul Fraiz, Bāb Meeras Ibn ul Ibn*,*Hadith no. 6734.* [↑](#endnote-ref-25)
26. ایضاً

    Ibid [↑](#endnote-ref-26)
27. ایضاً

    Ibid [↑](#endnote-ref-27)
28. الموسوعۃ الفقہیہ ،3/39 [↑](#endnote-ref-28)
29. السجاوندی،محمدبن محمدعبدالرشید،السراجی فی المیراث ،ص34

    Al-Sajawandi, Muḥammad bin Muḥammad 'Abdul Rashid, Al-Siraji fil-Mirath,P. 34. [↑](#endnote-ref-29)
30. ایضاً

    Ibid [↑](#endnote-ref-30)
31. الموسوعۃ الفقہیہ،3/39

    Al-Mawsoo'ah ul-Faqihiyah, 3/39. [↑](#endnote-ref-31)
32. السجاوندی،محمدبن محمدعبدالرشید،السراجی فی المیراث ،ص34

    Al-Sajawandi, Muhammad bin Muhammad 'Abdul Rashid, al-Siraji fil-Mirath,P. 34. [↑](#endnote-ref-32)
33. البخاری،الجامع الصحیح ،کتاب الفرائض ،باب میراث ابن الابن اذا۔۔۔۔رقم الحدیث 6734

    Al-Bukhaari, Al-Jami al-Sahih, Kitab-ul-Faraq, Bab Miras Ibn al-'A'bin Al-Adha, Hadith No: 6734. [↑](#endnote-ref-33)
34. محمد طاہر، ڈاکٹر ،عائلی قوانین اور پاکستانی سیاست ،جون 1999ء،جنگ پبلشرز ،سرآغا خان روڈلاہور،ص44-39

    Muhammad Tahir, Dr, Family Laws and Pakistani Politics, June 1999, Jang Publishers, Sir Agha Khan Road, Lahore, Page 44-39. [↑](#endnote-ref-34)
35. ظہوراللہ ازہری، ڈاکٹر ،علم میراث اور قانون وراثت ایکٹ،پروگریسو بکس،اردوبازارلاہور،مارچ 2018ء،ص276-274

    Zahoor ullah Azhari, Dr, Knowledge of Inheritance and Law of Inheritance Act, Progressive Books, Urdu Bazar, Lahore, March 2018, pp. 276-274. [↑](#endnote-ref-35)
36. ایضاً

    Ibid [↑](#endnote-ref-36)
37. انعام اللہ، ڈاکٹر ،مسلم عائلی قوانین آرڈیننس 1961ءکی دفعہ 4،اسلامی احکام کی روشنی میں تحقیقی جائزہ ،ماہنامہ البینات،محرم الحرام ،1441ھ،ستمبر2019ء

    Inam ullah, Dr, Section 4 of the Muslim Family Laws Ordinance, 1961, Research Review in the Light of Islamic Rulings, Monthly Al-Bayyinat, Muharram-ul-Haram, 1441 AH, Sep. 2019. [↑](#endnote-ref-37)
38. پہلی یہ چاروں صورتیں الاقرب فالاقرب والے قاعدہ سے ماخوذ ہیں دیکھیئے: السجاوندی،محمدبن محمد،السراجی فی المیراث،ص54

    First of all, these four forms are derived from the rule of Al aqrab fal aqrab: al-Sajawandi, Muhammad bin Muhammad, al-Siraji fil Mirath, p.54. [↑](#endnote-ref-38)
39. السجاوندی،محمدبن محمد،السراجی فی المیراث،ص 37

    Al-Sajawandi, Muammad bin Muhammad, al-Siraji fil Mirath, p. 37. [↑](#endnote-ref-39)